احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 196 | جمعرات 13 ربیع الثانی۔ 1417ھ 29 ظہور 1375ہش 29 اگست 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبِ ایمان کسی سہارے پر خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتا

جو لوگ خدا تعالیٰ سے اس لئے تعلق باندھتے ہیں کہ ہمیں مال ملے یا اولاد حاصل ہو یا ہم فلاں فلاں امور میں کامیاب ہو جائیں۔ ان کے تعلقات عارضی ہوتے ہیں اور ایمان بھی خطرہ میں ہے۔ جس دن ان کے اغراض کو کوئی صدمہ پہنچا اسی دن ایمان میں فرق آجاوے گا۔ اس لئے پکا (صاحب ایمان) وہ ہے جو کسی سہارے پر خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

لوگ تلاش کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت ملے۔ لیکن یہ بات جلد بازی سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ جب انسان کی روح پگھل کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اسی کو اپنا اصل مقصود خیال کرتی ہے تب اس کے لئے حقیقت کا دروازہ بھی کھولا جاتا ہے لیکن یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اور صحبت صادقین سے یہ باتیں حاصل ہوا کرتی ہیں۔

لوگ دنیا کا حساب وکتاب کس قدر محنت سے یاد رکھتے ہیں لیکن عمر کا حساب نہیں رکھتے اور خیال بھی نہیں کرتے کہ اب عمر کا کس قدر حصہ باقی رہ گیا ہے اور اس کا اعتبار کیا ہے۔

فرمایا:۔

دنیا دار دنیا کے ہم و غم میں ایسا غرق ہوتا ہے کہ انجام کا اسے بھولے سے بھی خیال نہیں گزرتا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 346)

دعوت الی اللہ اپنا اثر ضرور رکھتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ایک دوست کا خط آیا ہے کہ ہم نے اتنا عرصہ (دعوت الی اللہ) کی اور کوئی تبدیلی نہ ہوئی اور اثر ظاہر نہ ہوا۔ ہم (دعوت الی اللہ) چھوڑ دیتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے اصلاح نہیں پائی۔ مگر وہ نہیں سمجھتے کہ خود (دعوت الی اللہ) کی توفیق ملنا یہ بھی تو ایک نیکی ہے۔ کئی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک بدی کے مرتکب ہوتے ہیں جو اس سے بچتے ہیں ایک دوسروں کو روکتے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو خود بھی نیکی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی نیکی کی بات بتاتے ہیں۔ پھر ان کے اثر بھی الگ الگ ہیں۔ ایک وہ ہیں جو ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ایک وہ ہوتے ہیں جو ظاہر نہیں ہوتے۔ تو مختلف قسم کے نشان ہوتے ہیں اور مختلف قسم کے اثر۔ جو (دعوت الی اللہ) کر رہا ہے وہ نیکی کر رہا ہے۔ اور یہ فضل ہے جو اس نے محسوس نہیں کیا۔ کیونکہ اس کی حسیں اتنی باریک تھی کہ وہ ان کو محسوس نہیں کر سکا۔ اور اس نے صرف اپنے آپ کو دیکھا اور جب اسے اپنے آپ پر کوئی اثر نظر نہ آیا تو کہہ دیا کہ یہ بے اثر شے ہے۔ حالانکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ ہماری جماعت کے لوگوں پر یہ اثر ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو یقیناً یہ راستہ ٹھیک ہے۔

ہماری جماعت میں سے اگر کوئی شخص (دعوت الی اللہ) کرتا ہے اور پھر وہ اس کا کوئی اثر اپنے میں نہیں دیکھتا تو اس کے یہ معنے نہیں کہ یہ کوئی بے اثر چیز ہے۔ یا اس سے انسان کے اندر کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہو سکتے ہیں کہ ہماری رفتار ست ہے۔ کیونکہ اگر ہماری رفتار ست نہ ہو تو اثر جلدی ظاہر ہونے لگے۔ پس میرے نزدیک ہر وہ شخص جو اس کو مان لیتا ہے۔ ضرور اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کر لیتا ہے۔ (نیک لوگ) بارش کی طرح ہوتے ہیں۔ لوگوں کے کپڑے خواہ کتنے ہی چکنے ہوں مگر پھر بھی اس بارش سے کچھ نہ کچھ تری پا ہی لیتے ہیں۔ (دعوت الی اللہ) خواہ کتنی ہی تھوڑی ہو اپنا اثر ضرور کرتی ہے اور ایک تبدیلی ضرور پیدا کرتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ اثر اور تبدیلی نظر نہ آئے تو جب کہ (دعوت الی اللہ) ضرور تبدیلی پیدا کرتی ہے تو ایک شخص باوجود اس بات کے

باقی صفحہ 2 پر

درخواست دعا

○ مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب امیر ضلع نواب شاہ دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے بیمار رہے ہیں اب قدرے بہتر ہیں احباب سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم صفی الرحمان خورشید صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی بھابھی عزیزہ ثریا لطیف اہلیہ لطیف الرحمان صاحب سنوری (رومی ٹریولز کراچی) کچھ عرصہ سے خون میں خرابی کے باعث بیمار ہیں۔ آج کل ان کے خون میں Clots بن رہے ہیں اس کے علاج سے بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق کامل شفا عطا کرے۔

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ کے بھائی مکرم مرزا ظفر احمد صاحب بعارضہ سل سخت بیمار ہیں کمزوری شدید ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا اور درازعمر عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم انور خالد صاحب ابن مکرم شیخ منور شمیم خالد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 6۔مارچ 96ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت ثمرین خالد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد (ناظر مال آمد) کی پڑپوتی اور مکرم عبدالشکور صاحب اظہر (ٹورنٹو) کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منیر احمد کریم صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 96-8-11 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حضرت صاحب نے عافیہ منیر عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد درویش قادیان کی نواسی، قریشی محمد فضل اللہ نائب ایڈیٹر "بدر" کی بھانجی اور قریشی محمد کریم باغبانپورہ کی پہلی پوتی ہے۔ نومولودہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نیک و خادم دین بنائے۔

انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

29- ظہور 1375 ھش — 29 - اگست 1996ء

ہر چیز - خدا تعالیٰ کی عطا

چیزوں کی قدر کرنے کا فلسفہ سمجھاتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"جب ایک چیز کی کثرت ہو جاوے تو پھر اس کی قدر نہیں رہتی۔ پانی اور اناج جیسی کوئی چیز نہیں۔ اور یہ سب چیزیں آگ، ہوا، مٹی، پانی ہمارے لئے نہایت ہی ضروری ہیں۔ مگر کثرت کی وجہ سے انسان ان کی قدر نہیں کرتا۔ لیکن اگر ایک جنگل میں ہو اور کروڑ ہا روپیہ بھی پاس ہو مگر پانی نہ ہو تو اس وقت کروڑ ہا روپیہ بھی ایک گھونٹ کے بدلے دینے کو تیار ہوتا ہے۔ اور آخر بڑی حسرت سے مرتا ہے۔ دنیا کی دولت چیز ہی کیا ہے جس کے لئے انسان مارا مارا پھرتا ہے۔ ذرا سی بیماری آجاوے پانی کی طرح روپیہ بہایا جاتا ہے۔ مگر سکھ ایک منٹ کے لئے بھی نہیں آتا۔ جب یہ حال ہے تو انسان کی یہ کس قدر غفلت ہے کہ اس حقیقی کارساز کی طرف توجہ نہ کرے جس کا بنایا ہوا یہ سب کارخانہ ہے۔ اور اس کا ذرہ ذرہ جس کے تصرف اور اختیار میں ہے"۔

گویا کہ باوجود اس کے کہ ضروریات زندگی کی بہتات موجود ہے کبھی یہ خیال نہیں آتا کہ یہ سب کچھ کہاں سے ملا۔ اگر انسان اس بات پر غور کرنے لگے تو وہ خدا تعالیٰ کی حقیقت کو جان بھی جائے گا اور پہچان بھی لے گا۔ اور صحیح معنوں میں اس کا گرویدہ ہو جائے گا۔ آخر جنگل میں ہو اور پانی نہ ملے تو اسے پانی کون دے سکتا ہے کیا اسے اس وقت یہ خیال نہیں آتا کہ شہروں اور دیہاتوں میں جو پانی ہے وہ اس کا اپنا مہیا کردہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی عطا ہے۔ چیز نہیں ہے تب بھی خدا کی طرف نظر جائے کہ وہ چاہے تو دے سکتا ہے۔ اور چیز ہے تب بھی خدا کی طرف نظر جائے کہ یہ اسی کی دی ہوئی ہے۔ جیسا کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ آگ، ہوا، مٹی، پانی یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو ہمارے لئے نہایت ضروری ہیں۔ مگر ان کی اتنی کثرت ہے کہ کبھی ہمارے دل میں ان کے وجود کے متعلق خیال ہی نہیں آتا کہ یہ ہمیں کس نے عطا کی ہیں۔ یہ چیزیں کہاں سے آئی ہیں۔ اگر یہ ہمارے پاس نہ ہوں تو ہمارا کیا حال ہو۔ اور جب واقعی ان میں سے کوئی چیز ہمارے پاس نہیں ہوتی تب ہمیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ جس چیز کا ہمیں خیال ہی نہیں آیا تھا وہ تو ہماری زندگی کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اناج کی بہتات ہے لیکن اناج دینے والے کا ذکر کم ہوتا ہے۔

ہمیں یاد ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ جب باپ کوئی چیز بازار سے گھر میں لاتا ہے تو بچوں کو یہ سمجھانا چاہئے کہ یہ چیز خدا تعالیٰ نے عطا کی ہے۔ اگرچہ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ ان کا باپ وہ چیز گھر میں لایا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ باپ کو یہ توفیق کس نے دی اور جو چیز وہ گھر میں لایا ہے وہ کس نے پیدا کی۔ وہ خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اسے توفیق دی ہے۔ اگر اسے خدا تعالیٰ توفیق نہ دیتا تو وہ خرید نہ سکتا اور اگر اسے توفیق دیتا اور چیز خریدنے کے لئے موجود نہ ہوتی تب بھی وہ خرید نہ سکتا۔ پس یہ کہنا کہ باپ لایا ہے ظاہرہ طور پر تو درست ہے لیکن اگر اس کی حقیقت کو پہچاننے کی کوشش کریں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دراصل یہ چیز خدا لایا۔ خدا نے مہیا کی ہے خدا نے باپ کو دی ہے اور باپ لے کر گھر آیا ہے پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہر چیز جو ہمارے اردگرد ہے اور جس کا ہمیں کبھی خیال بھی نہیں آیا کہ وہ کہاں سے آئی ہے اس کے متعلق غور کریں اور خدا تعالیٰ کے وجود تک پہنچیں۔ ہمارے دل میں یہ یقین پیدا ہو کہ ہر وہ چیز جو ہمارے پاس موجود ہے چاہے تھوڑی ہے یا زیادہ ہے وہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ زیادہ ہے تو ہمارے لئے وہ اسے کم بھی کر سکتا ہے۔ کم ہے تو ہمارے لئے اس میں اضافہ بھی کر سکتا ہے۔ پس ہر بات میں اور ہر چیز کو دیکھ کر ہماری نظر خدا تعالیٰ کی طرف اٹھنی چاہئے۔ وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے وہی ہمیں توفیق دینے والا ہے۔ وہی ہمارے لئے مناسب حالات پیدا کرنے والا ہے۔ اور اگر ہم اسی کی طرف دیکھیں اور اس کا شکریہ ادا کریں تو جیسے اس نے خود کہا ہے۔ وہ اس شکر کے بدلہ میں ہماری چیزوں میں اضافہ کر دے گا ہماری ضروریات کے پورا ہونے میں آسانیاں پیدا کر دے گا۔

○

جاگزیں ایسا مرے دل کے قریں ہے کوئی
جیسے برسوں سے اِسی گھر کا مکیں ہے کوئی

مُسکرا کر کِسے یُوں دیکھ رہی ہیں کلیاں
پسِ خشخانۂ گُل شوخ حَسیں ہے کوئی

یُوں تری یاد سے روشن ہے گزرگاہِ خیال
دل یہ سمجھا مہ و انجم کی زمیں ہے کوئی

ہم سے زندہ ہوئی رسمِ رسن و دار نصیؔر
مرحبا بارِ صداقت کا امیں ہے کوئی

پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خاں

مشرقی یورپ میں تعلیم کے لئے درخواستوں کی تاریخ میں توسیع

○ اس سال بھی مشرقی یورپ میں طلبہ کے لئے اعلیٰ تعلیم کے مواقع مہیا ہیں۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کے علاوہ آرٹس کے مضامین میں بھی Specialisation کے مواقع موجود ہیں۔ امیدوار طلبہ کا کم از کم ایف اے یا ایف ایس سی ہونا ضروری ہے۔ اس سے پہلے درخواستوں کی تاریخ 20- اگست تک رکھی گئی تھی مگر اب اس میں 10- ستمبر تک توسیع کر دی گئی ہے۔ خواہش مند طلبہ فوری طور پر اپنے امیر ضلع صاحب سے رابطہ کر کے ان سے معلومات حاصل کر لیں اور ان کی تصدیق کے ہمراہ اپنی درخواستیں 10- ستمبر تک دفتر وکالت تبشیر میں پہنچا دیں۔

حیثیت سے کم چندہ تحریک جدید پیش کرنے والوں کے لئے لمحہ فکریہ

○ "جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کر لیں"۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بقیہ صفحہ 1

اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے تو ایک نفس کا دھوکا ہے۔ اور ایسا خیال ایک شیطانی وسوسہ ہے جو اسے (دعوت الی اللہ) سے روکنے کے لئے پیدا ہوا ہے۔

(از خطبہ 15- اکتوبر 1926ء)

سچی سچی باتیں کہہ کر ہوتے ہو بدنام
لیکن سچی باتیں اپنی ذات میں ہیں انعام
ہاتھ اٹھا کر تم مولا سے مانگو یہ توفیق
الٹے پاؤں لوٹ کے جائیں جھوٹوں کی دشنام

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ کراچی کی ایک کتاب سے اقتباس

صلح حدیبیہ۔اس کے مختلف پہلو

س صلح حدیبیہ کے معاہدہ پر حضرت عمرؓ کے جوش و خروش کا کیا عالم تھا؟

ج معاہدہ تیار ہونے پر مسلمانوں کو بہت صدمہ پہنچا مگر لوگ آنحضرت ﷺ کے سامنے بول نہیں سکتے تھے۔ لیکن حضرت عمرؓ سے نہ رہا گیا۔ انہوں نے آپؐ سے سہمی اور کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔ "کیا آپؐ خدا کے برحق رسول نہیں ہیں" آپؐ نے فرمایا "ہاں ہاں ضرور ہوں" حضرت عمرؓ نے پھر پوچھا "کیا ہم حق پر نہیں ہیں"؟ اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں ہاں ضرور ایسا ہی ہے" حضرت عمرؓ نے کہا "تو پھر ہم اپنے سچے دین کے مقابلہ میں یہ ذلت کیوں برداشت کریں؟" آپؐ نے حضرت عمر کے جوش اور جذبہ و حالت کو دیکھ کر فرمایا۔ "دیکھو عمرؓ! میں خدا کا رسول ہوں اور میں خدا کے منشاء کو جانتا ہوں اور اس کے خلاف نہیں چل سکتا۔ اور وہی میرا مددگار ہے۔" حضرت عمرؓ کا جوش کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔ انہوں نے پھر کہا "کیا آپؐ نے ہمیں یہ نہیں کہا تھا کہ ہم بیت اللہ کا طواف کریں گے"؟ آپؐ نے فرمایا۔ "ہاں میں نے ضرور کہا تھا مگر کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ طواف ضرور اسی سال ہو گا؟ حضرت عمرؓ نے کہا "نہیں ایسا تو نہیں کہا" آپؐ نے فرمایا۔ "تو پھر انتظار کرو۔ تم انشاء اللہ ضرور مکہ میں داخل ہو گے۔ اور کعبہ کا طواف کرو گے"۔

معاہدہ حدیبیہ کی تیاری کے بعد حضرت عمرؓ نے آنحضرت ﷺ سے جو گفتگو کی وہی آپؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کی۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ "اے عمرؓ! سنبھل کر رہو اور رسول خدا کی رکاب پر جو ہاتھ تم نے رکھا ہے اسے ڈھیلا مت ہونے دو۔ کیونکہ خدا کی قسم یہ شخص جس کے ہاتھ میں ہم نے اپنا ہاتھ دیا ہے بہر حال سچا ہے۔"

حضرت عمرؓ نے فرمایا "جب میرا جوش ٹھنڈا ہوا تو مجھے سخت ندامت ہوئی اور میں توبہ کے رنگ میں اپنی اس کمزوری کے اثر کو دھونے کے لئے بہت سے نفلی اعمال بجا لایا۔ صدقات کئے' روزے رکھے' نفلی نمازیں پڑھیں اور غلام آزاد کئے"

س معاہدہ حدیبیہ کے بعد صحابہؓ کے اضطراب کی کیا حالت تھی؟

ج معاہدہ تیار ہونے کے بعد سہیل واپس جا چکا تھا تو آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ "لو اب اٹھو اور یہیں اپنی قربانیاں ذبح کر کے سروں کے بال منڈوا دو اور واپسی کی تیار کرو۔ مگر صحابہؓ کو اس معاہدہ سے سخت صدمہ پہنچا۔ وہ بے جانوں کی طرح بے حس و حرکت پڑے تھے۔ آپؐ خاموش ہو کر اپنے خیمہ کے اندر آ گئے اور حضرت ام سلمہؓ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ آپؐ رنج نہ فرمائیں۔ آپؐ کے صحابہؓ خدا کے فضل سے نافرمان نہیں ہیں۔ بلکہ معاہدہ کی شرائط نے انہیں غم سے دیوانہ بنا دیا ہے۔ آپؐ خاموشی سے باہر جا کر اپنے قربانی کے جانور ذبح فرما دیں اور اپنے سر کے بالوں کو منڈوا دیں۔ صحابہ خود بخود آپؐ کی تقلید کریں گے۔" آپؐ کو یہ تجویز پسند آئی۔ آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ صحابہؓ نے آپؐ کو دیکھا تو چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے اور دیوانہ وار جانوروں کو ذبح کرنا شروع کیا اور ایک دوسرے کے بال مونڈنے لگ گئے۔ اس طرح آپؐ کے عمل نے سوتے ہوؤں کو چونکا کر بیدار کر دیا۔

س حدیبیہ سے واپسی پر کونسی سورت نازل ہوتی تھی؟

ج آنحضرت ﷺ نے حدیبیہ سے مدینہ کی طرف واپسی کا حکم ارشاد فرمایا۔ عسفان کے قریب رات کے وقت سورۃ فتح آپؐ پر نازل ہوئی۔ جس سے مغموم صحابہؓ میں دوبارہ جان پڑ گئی اور وہ بہت خوش ہوئے۔ اور حیران ہوئے کہ ہم تو بظاہر ناکام ہو کر واپس جا رہے تھے اور خدا ہمیں فتح کی مبارک باد دے رہا ہے۔ آنحضرتؐ نے سورۃ فتح کے بارے میں فرمایا:۔

"مجھ پر اس وقت ایک ایسی سورۃ نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔"

س حدیبیہ سے واپسی پر آنحضرت ﷺ نے کیا تقریر فرمائی؟

ج حدیبیہ سے واپسی پر کچھ جلد باز صحابہ نے اس قسم کے الفاظ بھی کہے تھے کہ یہ کیسی فتح ہے کہ ہم طواف بیت اللہ سے محروم ہو کر واپس جا رہے ہیں؟ آنحضرت ﷺ کو یہ بات بہت بری لگی اور آپؐ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور مختصر سی تقریر میں جوش سے فرمایا۔ "یہ بہت بے ہودہ اعتراض ہے کیونکہ غور کیا جائے تو واقعی حدیبیہ کی صلح ہمارے لئے ایک بہت بڑی فتح ہے۔ قریش جو ہمارے خلاف میدان جنگ میں اترے ہوئے تھے انہوں نے خود جنگ کو ترک کر کے امن کا معاہدہ کر لیا ہے۔ اور آئندہ سال ہمارے لئے مکہ کے دروازے کھول دینے کا وعدہ کیا ہے اور ہم امن و سلامتی کے ساتھ اہل مکہ کی فتنہ انگیزیوں سے محفوظ ہو کر آئندہ فتوحات کی خوشبو

باقی صفحہ 6 پر

حضرت سیدہ اُمّ طاہر صاحبہ

محترم ملک صلاح الدین ایم۔اے کی ایک کتاب کا اقتباس۔

محترمہ نذیر بیگم صاحبہ (اہلیہ مولوی عبدالرحمان صاحب انور) پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امام جماعت الثانی بیان کرتی ہیں:۔

یہ میری نہایت ہی خوش قسمتی تھی کہ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کے دل میں میرے لئے کشش پیدا ہوئی۔ یہ غالباً 1933ء کا واقعہ ہے کہ محترمہ اچانک ہی میرے غریب خانہ برکات منزل ریلوے روڈ قادیان پر تشریف لائیں۔ آپ کے ہمراہ محترمہ عزیزہ رضیہ صاحبہ بیگم مرزا گل محمد صاحب تھیں۔ انہوں نے لجنہ اماء اللہ کی رسیدات اور غالباً ایک رجسٹر برائے ریکارڈ کارروائی مجھے دیا اور فرمایا کہ تم کو محلہ دارالبرکات کی لجنہ اماء اللہ کا صدر مقرر کیا جاتا ہے۔ محلے کی تنظیم کرو۔ اس طرح سے جب کہ محلّہ دارالبرکات میں ابھی چند گھر تھے' اللہ تعالیٰ نے مجھے اس خدمت کا موقعہ عطا فرمایا میں نے اپنی کم علمی اور تحریر کے کام کی وقت کا ذکر کر کے عرض کی کہ کسی اور تعلیم یافتہ عورت کے سپرد یہ ذمہ داری کا کام کیا جانا مناسب ہو گا۔ تو فرمایا "تم ہی موزوں ہو" میں نے تمہارے محلے کی عورتوں سے معلوم کر لیا ہے سب تمہیں صدر بنانے کے لئے کہہ چکی ہیں نیز فرمایا کہ اپنی محلّہ کی کسی تعلیم یافتہ لڑکی کو مقرر کر لو اور کام چلاؤ۔ جس پر سر تسلیم خم کرنے کے سوا چارہ بھی کیا تھا۔ جبکہ ایسی مہربان اور ہمدرد ہستی ایک اہم ذمہ داری کی سپردگی کے لئے میرے غریب خانہ پر چل کر خود آئی ہو اس طرح سے اس محلے کی پہلی صدر بننے کا فخر مجھے عطا فرمایا۔

اس کے بعد جب لجنہ کے اجلاسوں میں جانے کا موقعہ ملا تو اس میں بھی اکثر طور پر سیدہ محترمہ سے نیاز حاصل ہو جاتا تھا آپ بڑی محبت اور شفقت سے ہم سب سے مل جل کر بیٹھتیں اور اپنے قیمتی مشوروں اور ہدایات سے نوازتیں۔ ایک دفعہ ہمارے محلہ میں ایک قریبی عزیز کی دعوت ولیمہ کا موقعہ تھا۔ کہ آپ کو بھی شرکت کے لئے عرض کیا گیا۔ آپ نے از راہ مہربانی شمولیت منظور فرمائی۔ اور یہ دعوت میری نند امتہ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ خان صاحب قاضی محمد رشید صاحب کے ہاں تھی۔ کھانا تقسیم کرنے کی ڈیوٹی میری تھی۔ میں نے سیدہ محترمہ کے آگے کھانا رکھا اور پھر دوسرے مہمانوں کے سامنے کھانا رکھتی گئی۔ جب چند منٹوں کے بعد پھر اس طرف سے گزری تو دیکھا کہ کھانا آپ کے سامنے پڑا ہوا ہے اور آپ جیسے انتظار میں ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کھانا شروع کریں۔ تو فرمایا کہ تم ساتھ بیٹھو گی تو کھانا کھاؤں گی۔ ورنہ نہیں۔ اور مجھے بازو سے پکڑ کر ساتھ بٹھا لیا۔ اور فرمایا کہ میں تو یہ دعا کرتی ہوں کہ جنت میں بھی ہم اکٹھی بیٹھیں۔ اور تم یہاں بھی ساتھ نہیں بیٹھتی۔

آپ کو خدمت سلسلہ کے کاموں میں بہت انہاک ہوتا تھا۔ خود بھی ہر حالت میں خواہ تندرست ہوں یا طبیعت ناساز ہو۔ کام کرتی رہتی تھیں۔ اور دوسروں سے بھی یہی توقع رکھتی تھیں کہ وہ بھی کام میں مشغول رہیں۔ چنانچہ جب ایک مرتبہ اپنی بیماری کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے کام سے چھٹی تھی میں نے درخواست کی تو فرمایا کہ چھٹی لے کر کیا کرنا ہے جس قدر کام ہو سکتا ہے کرتی جاؤ۔ میں نے تو یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ عورتوں کو صرف چالیس دن کی چھٹی دینی ہے (یعنی ایام زچگی کے لئے) جس تاریخ سے چاہیں وہ اپنی چھٹی شروع کروالیں۔ اس سے زیادہ کوئی مجبوری قابل قبول نہیں۔ اسی طرح جبکہ آپ کی برادر زادی سیدہ ناصرہ صاحبہ ہمشیرہ سیدہ مہر آپا صاحبہ کی شادی تھی محترمہ سیدہ ام طاہر صاحبہ نے مجھے بلا بھیجا۔ اور اپنے ہمراہ محلّہ دارالانوار میں سیدہ ناصرہ صاحبہ کی جائے رہائش والی کوٹھی میں لے گئیں۔ اور جس قدر تیاری ان کے والدین نے کی ہوئی تھی وہ سب کچھ دیکھا اور اسے مناسب طور پر ترتیب دینے کا کام میرے سپرد کیا۔ تب اس ضمن میں حاضر مستورات سے بھی مشورہ لیتی جاتی تھیں۔ اور ضروری امور کے متعلق ہدایات بھی دیتی جاتی تھیں۔ اس طرح سے مجھے اپنائیت کا شرف حاصل ہوا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

بیعت کے معنے ہیں بیچ دینا جیسے ایک چیز بیچ دی جاتی ہے تو اس سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ یقیناً خریدار کا اختیار ہوتا ہے کہ جو چاہے سو کرے۔ تم لوگ جب اپنا بیعت ایک دوسرے کے پاس بیچ دیتے ہو تو کیا اسے کہہ سکتے ہو کہ اسے اس طرح استعمال کرنا۔ ہرگز نہیں۔ اس کا اختیار ہے اسے جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اسی طرح جس سے تم بیعت کرتے ہو اگر اس کے احکام پر ٹھیک ٹھیک نہ چلو تو پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہر ایک دوا یا غذا جب تک بقدر شربت نہ پی جاوے فائدہ نہیں ہوا کرتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد سعید-لاہور چھاؤنی

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب

خاکسار 1939ء میں قادیان میں تعلیم الاسلام سکول میں تیسری جماعت میں داخل ہوا اور تقسیم ملک تک قیام رہا۔ رہائش محلہ دار العلوم میں تھی جس کے صدر حضرت مولانا ابو العطاء صاحب تھے۔ حضرت مولوی صاحب کے متعلق اس عرصہ کے بہت سے تاثرات ہیں چند ایک درج ذیل ہیں۔

شخصیت نورانی چہرہ' نسبتاً دراز قد' سرخ و سفید رنگ' چہرے پر ہمیشہ ترو تازگی اور مسکراہٹ' آنکھوں میں بے پناہ ذہانت اور گہرائی' لباس سادہ مگر صاف ستھرا' طبیعت میں متانت' پروقار چال' گفتگو مخاطب کی لیاقت کے مطابق عام طور پر عالمانہ' اور ناصحانہ' تقریر جامع' مدلل اور خاص و عام کے دل میں اترنے والی سحربیانی اور روانی کے ساتھ کرتے۔ ان کی تقریر مخالف کو ساکت کر دینے والی' حوالہ جات سے مزین اور مقررہ وقت کے اندر ختم ہو جاتی' پیدائشی مناظر اور یہ خوبی اس قدر نمایاں تھی کہ روزمرہ کی گفتگو میں بھی نمایاں جھلک تھی' میدان مناظرہ میں فریق مخالف کو بڑے وقار کے ساتھ قائل کرتے مگر اس کی تضحیک اور تذلیل سے اعراض فرماتے' اعلیٰ درجے کے مہمان نواز' جماعتی نظام کے پابند اور دوسروں سے بھی پابندی کروانے والے' صاحب رویاء و کشوف مگر دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے حجاب فرماتے' انتظامی امور میں سزا دیتے تو سزا پانے والوں کے لئے دکھ محسوس کرتے اور سزا یافتہ اس کا نمایاں اثر حضرت مولوی صاحب کے چہرہ پر دیکھتے' طبیعت میں ہلکا پھلا مزاح تھا' بعض اوقات سنجیدہ صورت حال یا جھگڑے کو مزاح کی صورت دے کر ختم کر دیتے' بے حد مصروف اور معمور الاوقات' تحریر و تقریر اور مناظرہ میں یکساں کمال تھا' بے حد دعاگو' شفیق باپ اور بھائی' ماتحتوں کے ساتھ کریمانہ سلوک کرنے والے۔ یہ تھے ہمارے حضرت مولوی ابو العطاء صاحب۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ان پر نازل ہوں۔

وقار حضرت مولوی صاحب کوہ وقار تھے۔ چھوٹے بڑے سے بے تکلفانہ ملتے۔ میرا تاثر ہے کوئی شخص حضرت مولانا سے بے محابہ بے تکلفی نہیں کر سکتا تھا۔ ہر ملنے والے کے لئے خواہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو کہیں نہ کہیں مولوی صاحب کی پروقار شخصیت کی حد شروع ہو جاتی۔ دربار قدرت ثانیہ میں بھی بڑی دانشمندی سے اس کا مظاہرہ ہوتا۔ جون 1970ء میں حضرت امام جماعت الثالث افریقہ کا بہت کامیاب دورہ کرکے واپس ربوہ تشریف لائے۔ غالباً پہلے روز بیت المبارک میں بعد مغرب حضرت صاحب تشریف فرما تھے۔ علماء اور عمائدین جماعت حاضر مجلس تھے۔ حضرت صاحب نے مولوی ابو العطاء صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ افریقہ کے دورے میں افریقن احمدیوں نے دینی مساوات کے تقاضہ سے مجھ سے استفسار کیا ہے کہ پاکستان کے احمدی افریقنوں سے رشتہ ازدواج کیوں قائم نہیں کرتے۔ اس لئے اب آپ کسی افریقن احمدی عورت سے شادی کے لئے تیار ہو جائیں۔ مولوی صاحب نے فوراً عرض کیا کہ حضرت صاحب یہ کام سینیارٹی کے مطابق ہونا چاہئے۔ یہ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری بیٹھے ہیں اور مجھ سے سینیئر ہیں۔

معاشرتی حدود مولوی صاحب نے محلہ دار العلوم قادیان میں ذاتی مکان بنوایا تو ایک دوست نے عرض کیا کہ آپ کے گھر کے دروازوں کے تختوں کی موٹائی نسبتاً کم ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ دروازہ صرف ایک علامت ہوتا ہے کہ باہر سے آنے والوں کی حد یہاں ختم ہو گئی ہے اور اہل خانہ کی حد شروع ہو گئی ہے۔ اب بغیر اجازت آگے نہیں جانا۔ جسے ان معاشرتی حدود کا علم نہ ہو تو دروازے کے تختے خواہ کتنے ہی موٹے کیوں نہ ہوں وہ توڑ ڈالے گا۔

اسلوب تعلیم 1۔ خاکسار قادیان میں آٹھویں جماعت میں زیر تعلیم تھا۔ ہمارے ایک بزرگ اور شفیق استاد نے تحریک کی کہ بچوں کو اچھے مقرر بننا چاہئے۔ اس لئے طلباء اپنے نام پیش کریں۔ خاکسار نے بھی اپنا نام لکھوا دیا اور خیال یہ تھا کہ ہمارے محلہ کے صدر مولوی ابو العطاء صاحب نامور مقرر ہیں اور مجھ سے بہت شفقت فرماتے ہیں ان سے تقاریر لکھوا لیا کروں گا اور یاد کرکے مقابلوں میں شامل ہو جایا کروں گا اس طرح بہت اچھا مقرر بن جاؤں گا۔ اسی روز سہ پہر اس مقصد کے لئے مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ گفتگو کچھ اس طرح تھی۔

خاکسار۔ مولوی صاحب آج ہماری کلاس میں ماسٹر صاحب نے تقریر کرنے کے لئے تحریک کی ہے

مولوی صاحب ۔ بہت مبارک تحریک ہے

خاکسار ۔ میں نے بھی تقریر کرنے کے لئے نام لکھوایا ہے۔

مولوی صاحب ۔ مبارک ہو

خاکسار ۔ میں نے تقریر کرنی ہے

مولوی صاحب ۔ ضرور کرو

خاکسار ۔ مگر آپ لکھ دیں نا

مولوی صاحب ۔ مجھے جب تقریر کرنا ہو گا ضرور لکھوں گا

خاکسار ۔ نہیں میرے لئے لکھدیں

مولوی صاحب ۔ یہ کبھی نہیں ہو گا۔ تم خواہ دس سطریں لکھو' میں ضرورت کے مطابق اس کی تصحیح کر دوں گا۔ مگر تقریر تم لکھو گے۔

بظاہر ناکام لوٹا مگر ساری زندگی کے لئے نصیحت ہو گئی۔ بعد میں خاکسار نے بے شمار تقریریں کیں مگر کسی سے لکھوانے کی ضرورت نہیں پڑی۔

2۔ خاکسار نے 1946ء میں میٹرک کا امتحان دیا۔ نتیجہ کا انتظار تھا۔ والد صاحب نے کسی مصلحت سے مجھے ارشاد فرمایا کہ تم فارغ ہو کلام الٰہی کا ترجمہ حضرت مولوی ابو العطاء صاحب سے پڑھو۔ قادیان کے ماحول میں بچوں کی تربیت ایسے کی جاتی تھی کہ اطاعت میں خیر و برکت دیکھتے۔ اگرچہ میرے خیال میں ترجمہ پڑھنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں میٹرک تک ترجمہ پڑھا دیا جاتا تھا اور نظارت تعلیم اس کا باقاعدہ امتحان لے کر سند جاری کرتی تو پھر میٹرک کا داخلہ جاتا تھا۔ پھر محلہ میں ایک سے ایک بڑھ کر ترجمہ پڑھانے والے تھے پھر بھی والد صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں خاکسار مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور مدعا عرض کیا۔ فرمایا کہ تم نے میرا انتخاب بطور استاد کے کیوں کیا ہے۔ میں تو بے حد مصروف ہوں' کسی اور سے پڑھ لو۔ خاکسار نے وضاحت کی کہ والد صاحب کے حکم کی تعمیل میں ایسا کر رہا ہوں۔ فرمایا کہ کل سے 11 بجے دوپہر جامعہ احمدیہ آنا شروع کر دو۔ نصف گھنٹہ کے لئے پڑھایا کروں گا (یہ انکا فری پیریڈ ہوتا تھا) مجھے بہت تعجب ہوا کہ اپنے گھر پر پڑھانے کی بجائے جو میرے گھر سے ایک فرلانگ دور تھا جامعہ احمدیہ میں کیوں بلایا ہے جو قریباً دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ فرمانے لگے تم نے استاد کا انتخاب کیا ہے مجھے جگہ اور وقت کے انتخاب کا حق ہے۔ قادیان میں رہنے والوں کو معلوم ہو گا کہ مئی کے مہینہ میں 11 بجے دوپہر محلہ دار العلوم سے محلہ دار الانوار جانے اور واپس آنے کا کیا مطلب ہے۔ وہ بھی پیدل اور صرف نصف گھنٹہ پڑھنے کے لئے۔

وضاحتاً" عرض ہے کہ والد صاحب کے ارشاد کا مطلب جو بہت بعد میں سمجھ آیا یہ تھا کہ مولوی صاحب حلقہ کے صدر ہیں ان سے روزانہ ملاقات ہو گی تو خاکسار کی نگرانی بھی ہو جائے گی کیونکہ والد صاحب بسلسلہ ملازمت لاہور میں مقیم تھے اور مولوی صاحب کا جامعہ احمدیہ بلانے کا مقصد یہ تھا کہ اعلیٰ مقصد کے لئے قربانی درکار ہوتی ہے۔ پھر جس طرح مولوی صاحب نے پڑھایا اس سے کلام الٰہی سے محبت اور غور کرنے کی عادت پڑ گئی۔

ظاہر و باطن 69-1968ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ ثالث پام ویو شملہ پہاڑی لاہور میں تشریف فرما تھے۔ کسی ضروری کام کے لئے مولوی ابوالعطاء صاحب کو ربوہ میں حکم پہنچا کہ فوراً لاہور آ جائیں۔ میرا اندازہ ہے کہ مولوی صاحب حکم ملتے اسی حالت میں لاہور روانہ ہو گئے۔ خاکسار ظہر کی عبادت کے لئے پام ویو گیا ہوا تھا تو مولوی صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ مولوی صاحب کا مسلا ہوا اور نسبتاً کم صاف لباس دیکھ کر تعجب ہوا کیونکہ یہ مولوی صاحب کے معمول کے خلاف تھا۔ خاکسار نے غریب خانہ چلنے کی دعوت دی تو فرمایا کہ میں فوراً اسی حالت میں حکم کی تعمیل میں آگیا ہوں اور یہاں سے کہیں جا نہیں سکتا۔ پرائیوٹ سیکرٹری صاحب سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت صاحب کو مولوی صاحب کی آمد کی اطلاع کر دی گئی ہے۔ حضرت صاحب نے مولوی صاحب کو مغرب کے وقت ملاقات کرنے کا ارشاد فرمایا چنانچہ مولوی صاحب میرے ساتھ لاہور چھاؤنی تشریف لے آئے۔ اچانک سفر کی وجہ سے کچھ تھکاوٹ تھی فرمایا کہ بیڈ روم کی ضرورت نہیں۔ اس ڈرائینگ روم میں دیوان پر لیٹ رہا ہوں خاکسار نے اجازت طلب کی کہ سہ پہر کی چائے پر کچھ مہمانوں کو بلا لوں تاکہ دعوت الی اللہ ہو جائے۔ اجازت ملنے پر خاکسار نے بریگیڈیر اور کرنل کے عہدوں پر فائز چھ سات مہمانوں کو چائے پر آنے کی دعوت دی کہ ایک بڑے عالم سے ملاقات ہو گی وقت مقررہ پر مہمان آنے شروع ہو گئے۔ مولوی صاحب اسی حلئے میں ڈرائینگ روم میں تشریف فرما تھے۔ مہمانوں نے مولوی صاحب کا ظاہر دیکھا اور مجھے دیکھا کہ کس کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ تمام مہمانوں کے آنے پر مجلس شروع ہوئی۔ مہمانوں نے اس وقت کے بین الاقوامی حالات کے متعلق انتہائی دقیق سوالات پوچھنے شروع کئے جیسے اسرائیل کی حکومت کا قیام' عالم اسلام کو خطرات وغیرہ حضرت مولوی صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں جواب دینے شروع کئے۔ پندرہ منٹ ہی کے بعد مجلس کا رنگ بدل گیا۔ وہ مہمان جو تھوڑی دیر پہلے مجھے ناراضگی سے دیکھ رہے تھے کہ انہیں "عالم شخصیت" کے متعلق مغالطہ دیا گیا ہے' اب طفل مکتب بنے بیٹھے تھے اور اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے تھے۔ حسب وعدہ مجھے مولوی صاحب کو مغرب کے وقت سے قبل واپس پام ویو پہنچانا تھا۔ بڑی مشکل سے مہمانوں کو رخصت کیا جو بعد میں ملاقاتوں پر مولوی صاحب سے ملاقات کا ذکر بطور یادگار ملاقات کے کرتے رہے۔

انداز تربیت ایک دفعہ ربوہ میں جماعت

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

سفر کے متعلق اور خاص طور پر جب لمبا سفر ہو یا کسی بیرونی ملک جانے والا سفر ہو بہت سی ہدایات دی جاتی ہیں۔ پاسپورٹ اور دیگر کاغذات کہاں رکھے جائیں۔ روپیہ کہاں رکھا جائے۔ ٹکٹ کو کس طرح سنبھالا جائے۔ یہ ساری باتیں نہایت اہم ہیں۔ میں 1945ء کے جنوری میں نائیجیریا کے لئے روانہ ہوا تھا۔ قادیان سے روانہ ہونے سے ایک دو دن قبل جب سامان تیار کیا گیا تو والد صاحب نے سامان کی فہرست یوں بنائی کہ الگ الگ کہاں کہاں کوئی چیز رکھی ہے۔ مثلاً بستر میں کیا کچھ ہے بڑے ٹرنک میں کیا کچھ ہے۔ اٹیچی کیس میں کیا کچھ ہے۔ کپڑے اور برتن اور کتابیں ان سب کی فہرست الگ الگ بنائی۔ میری 1944ء سے 1946ء کی جو الگ ڈائری ہے اس میں یہ ساری چیزیں لکھی ہوئی ہیں۔ بڑے ٹرنک میں تولیہ ایک عدد۔ اچکن بمع بٹن۔ دو عدد۔ بنیان 4 عدد' غلاف تکیہ تین عدد' سلوار 4 عدد' رومال 6 عدد' نالے یعنی ازار بند 6 عدد' قمیض 12 عدد' بوٹ ایک جوڑا' پاجامے دو عدد' جراب دو جوڑے' تسمے' انڈرویر 2 عدد اور ان کے علاوہ جو کپڑے میں فلسطین میں حضرت مولوی محمد شریف صاحب کے بچوں کے لئے گھر سے لے گیا وہ آٹھ تھے۔ جن میں دو عدد چادریں' ایک کپڑا عبادت کے لئے اور ایک کھیس۔ اسی طرح بڑے ٹرنک میں جو کتابیں تھیں ان کی فہرست موجود ہے۔ ہمارا خدا' منہاج الطالبین' کلام الٰہی انگریزی اور اردو' بائبل' احمدیت انگریزی' تفیر فطرت' حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کارنامے (-) اصول کی فلاسفی۔ دیوان غالب اور اشارے کی سات کاپیاں۔ اسی ٹرنک میں ایک رسی بھی موجود تھی۔ اور برتن' ٹفن کیریر ایک عدد۔ لوٹا ایک عدد۔ بستر میں گدیلا ایک عدد۔ لحاف ایک عدد تکیہ دو عدد' دری دو عدد' چپلی ایک جوڑا' اٹیچی کیس میں تولیہ ایک عدد' دھوتی ایک عدد' قمیض دو عدد' سلوار ایک عدد۔ پاجامہ ایک عدد' دسترخوان ایک عدد' گلاس ایک عدد' تھالی ایک عدد' چمچے دو عدد' صابن ایک ٹکیہ' قینچی ایک عدد' برش برائے دانت ایک عدد' سرمہ سرمچو ایک عدد۔ برش اچکن ایک عدد' برش برائے بوٹ ایک عدد' پالش تین عدد' شیشہ ایک عدد' تیل دوات' بٹن دو پتے۔ دھاگہ گولہ۔ موم بتی ایک عدد' کنگھی ایک عدد' مشین ایک عدد (داڑھی بنانے والی) ازار بند ایک عدد۔

اپنے ہاتھ میں رکھنے کی چیزیں سوئی اور چاقو' یعنی چاقو جیب میں اور سوئی ہاتھ میں۔

اٹیچی کیس میں جو کتابیں تھیں کلام الٰہی۔ ایک انگریزی کی کتاب۔ دعوت الامیر۔ ایک عدد کتاب البریہ ایک عدد' رومال ایک عدد فقہ احمدیہ' اور فتاوی' بستر میں جو کتب رکھی گئیں۔ وہ درثمین ایک عدد.... ہدایہ دو عدد (-) مسیح ایک عدد' نور القرآن دونوں حصے (-) ہندوستان میں نور الحق۔ چشمہ مسیحی' جنگ مقدس' بہائی تحریک پر تبصرہ۔

اسی کاپی میں اباجی نے قادیان سے کراچی تک کے ٹکٹ کا نمبر بھی تحریر کیا۔ نمبر تھا 001467۔ اور کرایہ تھا اٹھارہ روپے پندرہ آنے سامان کا کرایہ ایک روپیہ پانچ آنے۔ اس کے علاوہ ابا جی نے اپنے ہاتھ سے ایک صفحہ پر وہ دعائیں لکھیں جو راستے میں بھی پڑھنی چاہئیں اور ویسے بھی عام طور پر پڑھتے رہنا چاہئے۔

یہ چھ دعائیں ہیں کچھ کلام الٰہی سے لی گئی ہیں کچھ ان کے علاوہ۔ مثلاً الھم انا نجعلک.....اور پھر چھٹی بات یہ لکھی کہ پہلے استغفار پھر.... شریف اکیس اکیس مرتبہ پڑھ کر طلب حاجت کریں۔

یہ سب کچھ جو میں نے کہا ہے اس میں نہ سامان کی کوئی اہمیت ہے اور نہ کسی اور چیز کی۔ اہمیت صرف اس بات کو حاصل ہے کہ اگر آپ لمبا سفر کر رہے ہوں بلکہ چھوٹا بھی ہو تو بھی۔ اور آپ کے پاس سامان کے کئی نگ ہیں۔ تو آپ کے پاس یہ ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کس نگ میں کیا کچھ ہے۔ اگر سامان تو مختلف نگوں میں رکھ لیا جائے۔ اور یہ علم نہ ہو کہ کس میں کیا کچھ رکھا ہے۔ تو خدانخواستہ کسی ایک نگ کے گم ہونے پر یہ نہیں بتایا جاسکے گا کہ اس نگ میں کیا تھا۔ اپنے آپ کو بھی کوفت ہو گی اور اس کی تلاش میں جو کوشش کی جائے گی وہ بھی ادھوری رہے گی۔ پس یہ ضروری ہے کہ آپ کے پاس نہ صرف سفر کے وقت سارے سامان کی فہرست ہو بلکہ یہ تفصیل بھی موجود ہو کہ آپ نے کون سی چیز کہاں رکھی ہے۔ اگر اباجی مجھے نہ بتاتے تو میں شائد ایسا نہ کر سکتا۔ اور مجھے بالکل پتہ نہ چلتا کہ کس نگ میں کیا ہے۔ لیکن انہوں نے کیونکہ زندگی سفر ہی میں گزاری تھی اس لئے انہیں اس بات کا احساس تھا کہ سفر کرتے وقت ان چیزوں کا علم ہونا چاہئے۔ میں آج بھی یہ ڈائری دیکھتا ہوں تو ان کے لئے دعا بھی کرتا ہوں اور میرے دل میں یہ خواہش بھی تازہ ہوتی ہے کہ ان کی اس بات کو تمام سفر کرنے والوں تک پہنچاؤں اور یہی کچھ میں نے آج کے کالم میں کیا ہے۔

> دعا کے ساتھ مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یوسف سہیل شوق

ماہنامہ "الفرقان" ربوہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اخبار الحکم اور البدر کو اپنے دو بازو قرار دیا تھا۔ اس کے بعد احمدیہ پریس میں متعدد اخبارات و رسائل شائع ہوتے رہے۔ اور اپنی توفیق اور استعداد کے مطابق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست و بازو ہونے کا کردار ادا کرتے رہے۔ ستمبر 1951ء سے مئی 1977ء تک ربع صدی کے عرصہ میں جو رسالہ احمدیہ پریس میں بے حد ممتاز اور نمایاں رہا وہ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کا ماہانہ رسالہ الفرقان تھا۔ ستمبر 1951ء اس کا پہلا شمارہ شائع ہوا۔ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کی وفات 6 مئی 1977ء کو ہوئی۔ آخری شمارہ مئی 1977ء کا تھا۔ آپ کی وفات کے ساتھ ہی رسالہ بند ہو گیا۔ اس رسالے کی اس قدر زبردست اہمیت تھی کہ حضرت امام جماعت الثانی کا ارشاد اس کے بارے میں یہ تھا کہ

"میرے نزدیک الفرقان جیسا علمی رسالہ تیس چالیس ہزار بلکہ لاکھ تک چھپنا چاہئے اور اس کی بہت وسیع اشاعت ہونی چاہئے۔"

(الفضل 5 جنوری 1976ء)

جب تک یہ رسالہ شائع ہوتا رہا۔ اس نے (-) نے مسلسل جنگ جاری رکھی۔ کہیں بھی کوئی بات احمدیت کی مخالفت میں کی جاتی۔ حضرت مولانا ابو العطاء کا قلم فوری طور پر اس کی خبر لیتا۔

جماعت احمدیہ کے پڑھے لکھے طبقہ میں یہ مقبول ترین رسالہ تھا۔ رسالے کے مدیر حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جس طرح عالم دین تھے اسی طرح آپ جید اور تبحر صحافی بھی تھے۔ آپ اس سے قبل فلسطین سے عربی رسالہ البشریٰ اور قادیان سے ماہنامہ فرقان نکالتے رہتے تھے۔ لیکن الفرقان کی خصوصیت یہ تھی کہ یہ آپ کا ذاتی رسالہ تھا۔ آپ اس کے ایڈیٹر بھی تھے۔ اور مالک بھی۔ اس کے مضامین کا یہ عالم تھا کہ یہ ساری جماعت کی آنکھوں کا تارا تھا اس کی مجلس ادارت میں جو دیگر احمدی بزرگان شریک رہے ان میں سب سے نمایاں نام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع کا ہے۔ آپ کے علاوہ مختلف اوقات میں مندرجہ ذیل احباب مجلس ادارت میں شامل رہے۔ محترم مسعود احمد دہلوی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل آپ کا نام مسعود احمد لکھا جاتا تھا۔

مولوی خورشید احمد صاحب شاد
مولانا غلام باری صاحب سیف
مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت
مولانا بشیر احمد خان صاحب رفیق
قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری
مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
مولانا محمد سلیم صاحب
مولانا عطاء المجیب صاحب راشد
مولانا عطاالکریم صاحب شاہد
چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایم۔اے

رسالے کے اولین مینیجر حضرت بابو فقیر علی صاحب (والد ماجد مولانا نذیر احمد علی صاحب) مختلف اوقات میں بعد ازاں مولانا محترم خورشید احمد صاحب شاد عطاء المجیب صاحب راشد کا نام بطور مینیجر شائع ہوتا رہا۔ آخر سے پہلے شمارہ میں مکرم ملک محمد حنیف صاحب کا نام بطور اعزازی مینیجر درج تھا۔

الفرقان کیسا شاندار زبردست اور عالی مقام رسالہ تھا۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے ذیل میں بعض اہم آراء درج کی جاتی ہیں۔

حضرت امام جماعت الثانی کا اس سے قبل ایک ارشاد گزر چکا ہے۔ ذیل میں آپ کا جو ارشاد درج کیا جارہا ہے وہ اول الذکر ارشاد سے ایک سال قبل کا ہے حضرت صاحب فرماتے ہیں:-

رسالہ الفرقان میں اس امر کو مد نظر رکھا جاتا ہے کہ علمی مضامین اس کے اندر آئیں۔ اور جتنی نئی مذہبی تحریکیں ہیں ان نئی مذہبی تحریکوں کے جواب کے لئے رسالہ خصوصیت سے وقف ہے۔ دوسرے اخبار یا رسالے ایسا نہیں کر سکتے۔ یہ ایک ایسا پرچہ ہے جو اردو میں نکلتا ہے اور اس میں اس قسم کے مضامین نکلنے سے یقیناً فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مضامین زیادہ تر پاکستان میں زیر بحث آتے ہیں اور پاکستان میں ایسے لوگ ہیں جن کو ان سے دلچسپی ہے۔

(الفضل 12 جنوری 1955ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو۔ ایک طرح سے یہ رسالہ اس غرض و غایت کو پورا کر رہا ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نظر میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اردو) اور انگریزی کے جاری کرنے میں تھی۔ حضرت امام جماعت الثانی کی خواہش بڑی گہری اور خدا کی پیدا کردہ آرزو پر مبنی ہے کہ اگر ایسے رسالے کی اشاعت ایک لاکھ بھی ہو تو پھر بھی دنیا کی موجودہ ضروریات کے لحاظ سے کم ہے۔

(الفضل 18۔ جولائی 1959)

الفرقان کی خاص چیز اس کے خاص نمبر تھے۔ سیرت النبی ﷺ پر آپ نے کئی نمبر نکالے۔ بلاشبہ یہ تمام خصوصی شمارے یادگار تھے اور یادگار رہیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

الجزائر میں دینی جماعتیں

1992ء میں فوج نے الجزائر کے عام انتخابات کا دوسرا مرحلہ منسوخ کر دیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ پہلے مرحلے میں دینی شدت پسند جماعتیں کامیاب ہو رہی تھیں اور امکان تھا کہ حکومت ان کے ہاتھ آجائے گی۔ فوج کی حمایت سے جس حکومت نے اقتدار سنبھالا اس کے خلاف دینی جماعتوں نے خانہ جنگی شروع کر دی۔ اس چار سال کے عرصے میں 50 ہزار افراد اس خانہ جنگی کا ایندھن بن چکے ہیں جن میں ملک کے ایک سابق صدر بھی شامل ہیں۔

اس عرصے میں حکومت اور بڑی اسلامی جماعت سالویشن فرنٹ کے درمیان جنگ جاری ہے۔ آئے دن یا تو فوج اور یا حکومت کے آدمی اسلامی عسکریت پسند گروہوں کے افراد موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔

اس دوران حکومت نے سالویشن فرنٹ کو غیر قانونی قرار دے دیا۔ صدارتی انتخابات کرا دیئے جن میں فوج کے حمایت یافتہ امیدوار کو کامیاب کروا دیا گیا۔ اب حکومت یہ چاہتی ہے کہ دینی جماعتوں کو پوری طرح ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ الجزائر کی بعض سیاسی جماعتوں نے ایک قانون کا مسودہ تیار کیا ہے۔ جس کے تحت اسلامی گروہوں اور پارٹیوں پر پابندی لگا دی جائے گی۔ اس اقدام کا مقصد ملک کو استحکام کے راستے پر گامزن کرنا ہے۔ یہ اقدام ملک کو استحکام دلائے۔ یا نہیں اس بارے میں تو کچھ کہنا بہت مشکل ہے۔ تاہم حکومت یہ ضرور چاہتی ہے کہ اپنے اسلامی عسکریت پسند مخالفین پر دباؤ بڑھا دیا جائے۔ اس کے تحت جماعتوں کے خلاف عام وسیع کارروائی آسان ہو جائے گی۔ تاہم یہ بھی واضح ہے کہ اس کے نتیجے میں خون خرابہ بڑھے گا۔ اور اس کا انجام کیا ہو گا؟ اس بارے میں حتمی فیصلہ تو آنے والا وقت ہی کرے گا۔

OOO

روسی لیڈر کی صدام حسین سے ملاقات

جب سے عراق کے خلاف کئی ملکوں نے امریکہ کی سربراہی میں 1991ء خلیج کی جنگ لڑی ہے جب سے اب تک عراق کے صدر صدام حسین نہ تو ملک سے باہر گئے ہیں اور نہ ہی بیرونی دنیا سے کوئی اہم شخصیت عراق میں آئی ہے۔ اس کی واضح وجہ امریکہ کی شدید اور مسلسل مخالفت ہے۔

لیکن اب حال ہی میں روس کے قوم پرست لیڈر زرینو وسکی نے صدر صدام حسین سے ملاقات کی ہے۔ عراق کی صورت حال میں یہ واقعہ اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ روس کے یہ قوم پرست لیڈر اپنے انتہاپسندانہ خیالات کی وجہ سے دنیا بھر میں متنازعہ قرار دیئے جا چکے ہیں۔ کئی ممالک میں ان کے خلاف شدید رد عمل کا اظہار کیا گیا اور بعض دفعہ تو ان کو غیر ممالک کا دورہ نامکمل چھوڑ کر واپس آنا پڑا۔

روس کے یہ لیڈر اپنی ایسی ہی کارروائیوں کی وجہ سے دنیا بھر کے اخبارات کی خبروں کا موضوع بنے رہتے ہیں۔ روسی لیڈر کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے ایک نو رکنی وفد کے ساتھ عراق کا سرکاری دورہ کیا ہے۔ عراق کے صدر صدام حسین نے مسٹر زرنیو وسکی سے اپنی ملاقات میں ان کی ان کوششوں کا شکریہ ادا کیا جو وہ عراق پر سے اقوام متحدہ کی پابندیاں اٹھوانے کے لئے کر رہے ہیں۔ مسٹر زرینو وسکی نے روس اور عراق کے تعلقات کی بہتری پر زور دیا۔

OOO

چیچنیا میں امن بات چیت

روس کے قومی سلامتی کے مشیر مسٹر الیگزینڈر لیبیڈ چیچن جانبازوں سے بات چیت کرنے کے لئے چیچنیا پہنچ گئے ہیں۔ روس اور چیچنیا کے درمیان جنگ عملاً بند ہو چکی ہے اور جنگ بندی کو مستحکم کرنے کی خاطر روس اور چیچنیا کے فوجیوں کی مشترکہ گشت کا پروگرام جاری کیا گیا ہے۔ مسٹر الیگزینڈر لیبیڈ نے جو امن سمجھوتہ پیش کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ چیچنیا کے جانباز اس پر اتفاق کر لیں گے۔ سردست انہوں نے آزادی حاصل کرنے کے پروگرام پر بات چیت پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آزادی پر زیادہ زور نہیں دیں گے۔ روسی صدر مسٹر یلسن نے کہا ہے کہ چیچنیا روس سے الگ نہیں ہو گا۔ چیچن جانباز غالباً کسی قسم کی خودمختاری پر اتفاق کر لیں گے۔ جیسے فلسطینیوں کو اسرائیل میں حاصل ہے۔ اگر ایسا ہو گیا تو اسے بھی بہرحال چیچنیا کے جانبازوں کی فتح ہی قرار دیا جائے گا۔ اگرچہ ماضی میں چیچنیا کے جانباز یہی کہتے رہے ہیں کہ وہ روس کی ماتحتی میں کوئی سمجھوتہ قبول نہیں کریں گے۔

اسرائیلی وزیر اعظم کی یقین دہانی

اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر نیتن یاہو نے جب سے اقتدار سنبھالا ہے وہ فلسطینیوں کے صدر مسٹر یاسر عرفات سے ملنے سے گریزاں ہیں۔ انہوں نے فلسطین کے ساتھ امن معاہدے پر بات چیت بھی روک دی تھی۔ اس پر فلسطینیوں نے عالمی دباؤ ڈالنے کے بات کی تھی۔ شاید اسی کا اثر ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم کی سوچ میں قدرے تبدیلی آئی ہے اب انہوں نے مصر کے مسٹر حسنی مبارک کو یقین دلایا ہے کہ ان کا ملک فلسطینیوں کے ساتھ دوبارہ مذاکرات شروع کرے گا۔

بقیہ صفحہ 3

پاتے ہوئے واپس جا رہے ہیں۔ پس یقیناً یہ ایک عظیم الشان فتح ہے۔ کیا تم لوگ ان نظاروں کو بھول گئے کہ یہی قریش احد اور احزاب کی جنگوں میں کس طرح تمہارے خلاف چڑھائیاں کر کر کے آئے تھے اور زمین باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہو گئی تھی اور تمہاری آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آتے تھے مگر آج یہی قریش تمہارے ساتھ امن وامان کا معاہدہ کر رہے ہیں۔"

س معاہدہ میں کس چیز کی کمی نے مسلمان عورتوں کو استثنائی صورت دی۔ اور اللہ تعالیٰ کا عورت کے بارے میں کیا حکم نازل ہوا؟

ج معاہدہ میں مرد کا لفظ استعمال ہوا تھا عورت کا نہیں۔ اس بات کا احساس فریقین کو اس وقت ہوا جب مکہ کے رئیس عقبہ بن ابی معیط کی لڑکی ام کلثوم جو ماں کی طرف سے عثمانؓ بن عفان کی بہن لگتی تھی بھاگ کر مدینہ آگئی اور آنحضرت ﷺ کی پناہ حاصل کی۔ جب اس کے رشتہ دار لینے کے لئے آئے تو آنحضرت نے دو صورتوں کی وجہ سے انہیں واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ ایک تو معاہدہ میں عورت کے متعلق کچھ نہیں لکھا گیا تھا۔ دوسرے یہ کہ عورت ایک کمزور جنس سے تعلق رکھتی ہے اور ویسے بھی مرد کے مقابلہ پر ایک ماتحت کی حالت رکھتی ہے۔ اس لئے اسے واپس کرنا گویا روحانی موت کے منہ میں دھکیلنا اور اسلام سے محروم کرنا ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے ام کلثوم کے حق میں فیصلہ ارشاد فرمایا اور خدا تعالیٰ نے بھی اس فیصلہ کی تائید فرمائی۔ انہیں دنوں حکم الٰہی نازل ہوا کہ "جب کوئی عورت اسلام کا ادعا کرتی ہوئی مدینہ میں آئے تو اس کا اچھی طرح امتحان کرو اور اگر وہ نیک اور مخلص ثابت ہو تو پھر اسے کفار کی طرف ہرگز نہ لوٹاؤ۔ لیکن اگر وہ شادی شدہ ہو تو اس کا مہر اس کے مشرک خاوند کو ضرور ادا کرو۔"

OOO

بقیہ صفحہ 4

احمدیہ کی سالانہ شوریٰ کی ایک سب کمیٹی کا خاکسار ممبر تھا اور مولوی صاحب بھی بطور معزز رکن کے شریک تھے۔ ایک تیزی سے پھیلتی ہوئی معاشرتی برائی کی روک تھام کے ذرائع زیر بحث تھے۔ بعض نوجوان اراکین نے جذبات کی رو میں بہہ کر گفتگو میں تیزی اختیار کی اور اپنے نقطہ نگاہ پر اصرار کیا۔ کسی حد تک وہ حق بجانب تھے۔ بات آگے بڑھتی گئی حتیٰ کہ یہ کہہ دیا گیا کہ ربوہ میں بھی اس کے اثرات ظاہر ہونے لگے ہیں۔ صدر صاحب سب کمیٹی اور دوسرے بزرگ اراکین نے بحث ختم کرنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ اچانک مولوی ابو العطاء صاحب گویا ہوئے کہ عزیزان.... ہر خیال جو دل و دماغ میں آئے ضروری نہیں کہ زبان پر بھی لایا جائے خواہ وہ کتنا ہی درست کیوں نہ ہو۔ پھر ہمارا مرکز ربوہ بہت قابل احترام اور پیارا ہے۔ اس کو اس طرح زیر بحث لانا ایک مخلص احمدی کی شان سے بعید ہے۔ مولوی صاحب نے یہ فقرات کچھ ایسے دلنشین انداز اور سوز سے کہے کہ تکرار اور اصرار کرنے والے نوجوان شرمندہ ہو گئے اور سب کمیٹی جلد ہی صحیح فیصلہ پر پہنچ گئی۔

حرف آخر حضرت مولوی صاحب کی سیرۃ اور سوانح کے بے شمار پہلو ہیں۔ اس عظیم چشمہ احمدیت سے فیضیاب ہونے والوں کی تعداد کم نہیں جن میں یہ عاجز بھی شامل ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ میں بہشتی مقبرہ گیا ہوں اور مولوی صاحب کی قبر پر دعا نہ کی ہو۔ ہمیشہ ندامت کے ساتھ لوٹا ہوں کہ مولوی صاحب جیسے نادر وجود اپنے وقت میں احمدیت کا ستارہ بن کر چمکے' خالد احمدیت کہلائے' اپنا تن' من' دھن دین حق کے لئے قربان کیا اور اب ہم کیا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کے درجات بلند فرماتا رہے اور ہمیں ان کی حسنات کا وارث بنائے۔ آمین۔

چندہ تحریک جدید جلد از جلد ادا کرنا کیوں ضروری ہے

○ "نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ چھوڑا جائے جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

گویا جلد ادائیگی آپ کو روحانی طور پر ایک اعلیٰ مقام پہنچانے کا موجب ہوتی ہے پھر اس میں تاخیر کیوں روا رکھی جائے۔

(ایڈیشنل وکیل المال تحریک جدید)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 6- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس از حضرت صاحب (نیا)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام- بزم مشاعرہ- خدام الاحمدیہ اسلام آباد پاکستان
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 نارو یجیئن زبان سیکھئے
3-30 متفرق پروگرام-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 کوئز پروگرام-(-) اصول کی فلاسفی- فائنل- فیصل آباد- پشاور- کراچی
6-30 (صبح) حضرت صاحب کی طرف سے الزامات کے جوابات- سیشن نمبر 6 94-1-25 (دوبارہ)
7-00 اردو کلاس- از حضرت صاحب (دوبارہ)
8-00 نارو یجیئن زبان سیکھئے
8-30 متفرق پروگرام
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
11-00 پشتو پروگرام
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام- بزم مشاعرہ خدام الاحمدیہ اسلام آباد پاکستان (دوبارہ)
1-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس- از حضرت صاحب (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 درود شریف اور نظم
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-15 ملاقات- اردو دان دوستوں سے حضرت صاحب کی ملاقات
7-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
8-00 لقاء مع العرب-(نیا)
9-00 ترکی زبان میں پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات
11-00 جرمن پروگرام

جمعرات 29- اگست 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (نیا)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل المائدہ "سلاد"
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 عربی زبان سیکھئے (دوبارہ)
3-30 عربی پروگرام- قصیدہ، نظم
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 درثمین حصہ پنجم (دوبارہ)
6-30 متفرق پروگرام
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 عربی سیکھئے (دوبارہ)
8-30 عربی پروگرام- قصیدہ، نظم
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 سندھی پروگرام
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن. لائف سٹائل- المائدہ (سلاد) (دوبارہ)
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 اردو پروگرام - سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ از مولوی محمد حسین- حصہ اول
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 چینی پروگرام (-) اصول کی فلاسفی
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 کوئز پروگرام (-) اصول کی فلاسفی
7-30 الزامات کے جوابات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سیشن نمبر5- 24-1-94
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 بوسنین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام

جمعہ 30- اگست 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن- تفریحی پروگرام مشاعرہ جلسہ سالانہ (یوکے) 1995ء حصہ دوئم
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 نارو یجیئن زبان سیکھئے
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 کوئز پروگرام (-) اصولی کی فلاسفی
6-30 الزامات کے جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سیشن نمبر5- 94-1-24 (دوبارہ)
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 نارو یجیئن زبان سیکھئے
8-30 متفرق پروگرام
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 پشتو پروگرام
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام مشاعرہ جلسہ سالانہ (یوکے) 1995ء حصہ دوئم
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 درود شریف اور نظم
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-15 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ
7-15 تقریر- دین حق کی تعلیم شادی شدہ زندگی کے متعلق
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 جرمن پروگرام

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم طارق جاوید صاحب سیکرٹری وقف نو احمد آباد سانگرہ کی اہلیہ مکرمہ سلمٰی جاوید صاحبہ گزشتہ چند دنوں سے بیمار ہیں اور ہسپتال داخل ہیں- اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے-

○ عزیزہ فوزیہ نورین صاحبہ بنت مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب دفتر کمیٹی آبادی کا سول ہسپتال کراچی میں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے جو کامیاب ہوا ہے- ابھی ڈاکٹروں نے اپنی نگرانی میں رکھا ہوا ہے- درخواست دعا ہے-

ولادت

○ مکرم عبدالشکور صاحب بھٹی باب الابواب ربوہ ابن مکرم عبدالعزیز بھٹی صاحب (سابق باغبان محمود آباد سٹیٹس) آف میرپور خاص کو اللہ تعالیٰ نے 96-8-22 کو بیٹی عطا فرمائی ہے- نومولودہ مکرم صوفی نذیر احمد صاحب گرمولہ ورکاں کی نواسی ہے- اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے-

اعلان دار القضاء

○ (مکرم عبدالحکیم صاحب بابت ترکہ عبدالرحمٰن صاحب)

مکرم عبدالحکیم صاحب چک 32/W.P غربی ڈاکخانہ 32/W.B شرقی تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان نے درخواست دی ہے- کہ ان کے والد مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- ان کے نام قطعہ نمبر 2/11 برقبہ 74فٹ 7 مرلے- واقع محلہ دار العلوم شرقی ربوہ الاٹ شدہ ہے- لہٰذا یہ پلاٹ ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے-

ورثاء کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے-

1- مکرم عبدالحکیم صاحب لڑکا
2- مکرم عبدالولی صاحب لڑکا
3- مکرم عبدالحق صاحب لڑکا
4- عبدالناصر صاحب لڑکا
5- ظفر احمد صاحب لڑکا
6- مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ بیٹی
7- مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ (بیوہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے- اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں-

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
دکان 6 حکیم آرکیڈ حسین آگاہی- ملتان
ہمارے ہاں ہمہ قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری تجمل اشفاق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28- اگست-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت نے وفاقی شرعی عدالت کے جج مسٹر جسٹس شفیع محمدی کو وفاقی شرعی عدالت میں ان کے فرائض سے سبکدوش کر دیا ہے۔ بعد ازاں مسٹر جسٹس شفیع محمدی نے سندھ ہائی کورٹ کے جج کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ صدر مملکت نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔

○ مسٹر جسٹس شفیع محمدی نے کہا ہے کہ میں نے سپریم کورٹ اور شرعی عدالت کی عزت بچانے کے لئے استعفیٰ دیا ہے۔ میری قربانی کو تسلیم کر کے باقی لوگوں کو معاف کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ میں سپریم کورٹ کو توہین عدالت کا نوٹس دے سکتا تھا مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔

○ صدر مملکت کے حکم میں اس بات کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی کہ جسٹس شفیع کو سپریم کورٹ کے فیصلے پر تنقید کی وجہ سے ہٹایا گیا ہے یا چیف جسٹس صاحبان کمیٹی کے فیصلے کی بنیاد پر۔

○ مسٹر شفیع محمدی پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں سندھ ہائی کورٹ کا جج بنایا گیا۔ اعتراض ہوا تو وہ اپنی مرضی سے وفاقی شرعی عدالت میں چلے گئے۔ سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے ان کے بارے میں منفی رائے دی۔ چیف جسٹس صاحبان کی کمیٹی کے فیصلے کے مطابق ان کو لے آف کر دیا گیا یعنی ان سے کام لے لیا گیا۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور سپریم کورٹ کو تنقید کا نشانہ بنانے پر سپریم کورٹ نے ان کو توہین عدالت کا نوٹس جاری کیا ہوا ہے۔

○ قومی اسمبلی میں بینکوں اور مالیاتی اداروں سے 123- ارب روپے کے قرضے معاف کرانے کے بارے میں اپوزیشن کے مسٹر افتخار گیلانی کی تحریک التوا بحث کے لئے منظور کر لی گئی۔ وفاقی وزیر سینیٹر رضا ربانی نے تحریک کی مخالفت نہیں کی۔ بدعنوانی کے فروغ اور اپوزیشن کو ہراساں کرنے کے معاملے پر ہنگامہ ہو گیا۔ اپوزیشن نے وزیر داخلہ کو بزدل قرار دیا۔ اپوزیشن نے مطالبہ کیا کہ قرضے معاف کروانے والوں کو گرفتار کیا جائے۔

○ سیلاب سے ملتان سمیت جنوبی پنجاب کے کئی اضلاع میں صورت حال گھمبیر ہو گئی۔ سوا چھ لاکھ کیوسک پانی متواتر 12 گھنٹے حفاظتی بندوں سے ٹکرا کر گزرے گا نگرانی کا کام فوج کے سپرد کر دیا گیا۔ اگر پانی کا دباؤ بڑھا تو شیر شاہ کے دو مقامات پر شگاف ڈال دیئے جائیں گے۔ جس سے ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ کا ملتان سے رابطہ کٹ جائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ محکمہ انہار کی غفلت سے مرالہ راوی لنک بی آر بی اور چھانگا مانگا کی نہریں ٹوٹنے سے درجنوں دیہات زیر آب آ گئے ہیں۔ بدوملہی' مانگا منڈی اور سرگودھا کے کئی دیہات ابھی تک ڈوبے ہوئے ہیں۔

○ وزیر خارجہ نے نواب زادہ نصر اللہ کے بیان پر سخت رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نصر اللہ نے میری پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اگلے مورچوں پر لڑ رہا ہوں۔ کشمیر کمیٹی صرف دورے کرتی ہے۔ کشمیر کمیٹی کے ارکان صحت مند ہیں جبکہ میں غریب بیمار اور کمزور ہوں۔ میں نے کوئی پلاٹ یا پرمٹ نہیں لیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سردار قیوم کی خدمات سے بھی استفادہ کریں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کرکٹ ٹیم کو انگلینڈ کے خلاف سیریز جیتنے کی مبارکباد دی ہے انہوں نے وسیم اکرم کو 300 وکٹیں پوری کرنے اور مشتاق کو مین آف دی میچ بننے پر بھی مبارکباد دی۔

○ گورنر پنجاب راجہ سروپ خان نے لاہور کے مختلف علاقوں کا خفیہ دورہ کیا۔ وہ متاثرہ علاقوں میں گھوم پھر کر حالات کا جائزہ لیتے رہے۔ انتظامیہ کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ انہوں نے شادمان' سمن آباد' علامہ اقبال ٹاؤن' محلہ آبادیوں اور وحدت کالونی میں اپنے احکامات پر عمل درآمد کا جائزہ لیا۔ وہ ہر اس جگہ گئے جہاں اس سے قبل دورہ کر کے انہوں نے امدادی کارروائیوں کا حکم دیا تھا۔ گورنر نے حالات کی بہتری پر اطمینان کا اظہار کیا۔

○ وزیر داخلہ نے کہا کہ قاضی حسین احمد نے سینٹ سے استعفیٰ ضمیر کا بوجھ کا ہلکا کرنے کے لئے نہیں دیا۔ ان کا ضمیر زندہ ہوتا تو جہاد افغانستان کے نام پر ادویات کی سپلائی کا ٹھیکہ لے کر کروڑوں روپے نہ کماتے۔ جماعت اسلامی اور اے این پی نے کبھی پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نگران حکومتیں سنگین حالات میں بنا کرتی ہیں۔ مچھلی پانی سے نکلنے کے بعد کچھ دیر پھڑکتی ہے۔ اسی طرح وہ بھی ایک بار 1990ء میں پھڑکے تھے اور دو تہائی اکثریت کے باوجود نواز شریف کو سر جھکا کر کہنا پڑا تھا کہ وہ اقتدار چھوڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں جانتی ہوں کہ میری حکومت کے خلاف محلاتی سازشیں ایک بار پھر اٹھ کھڑی ہوئی ہیں یہ طاقتیں ایوب خان اور ضیاء الحق کا نظام لانا چاہتی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو بنگلہ دیش کے قیام اور سیاچن کا علاقہ بھارت کے حوالے کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ یہ لوگ ملک کو خوشحال اور مستحکم نہیں دیکھنا چاہتے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ خطرہ بننے والی تجاوزات کو مقدموں کی پرواہ کئے بغیر گرا دینا چاہئے۔ سکھر ائرپورٹ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکمرانوں کو بھاگنے نہیں دیں گے۔ غریبوں پر ایک ایک ظلم کا حساب عوامی عدالتوں میں لیا جائے گا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر یوسف رضا گیلانی نے ایوان میں موبائل فون لانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلاف ورزی کرنے والے رکن کا ایوان میں داخلہ بند کر دیا جائے گا۔

○ وزیر داخلہ جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ ہائی کورٹ نے میرٹ سے ہٹ کر نادہندگان کی ضمانتیں لے لیں۔ جن مقدمات میں بنکنگ ٹربیونل نے ان کی ضمانت دینے سے انکار کیا۔ وہاں عدالت عالیہ نے ٹربیونلز کو ہی معطل کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ قرض نادہندگان کی گرفتاری کے لئے چاروں صوبوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ نادہندگان گرفتار کر لئے جائیں۔ انہوں نے بتایا کہ نواز شریف شجاعت حسین اور دیگر لوگوں کے خلاف بھی مقدمات ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ہمیں لوگوں کے دکھوں کا احساس ہے متاثرین کی مستقل بحالی کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔ متاثرین کی بروقت خدمت نہ کرنے والے اداروں اور محکموں کی تنظیم نو کی جائے گی۔ چوکسی کا مظاہرہ نہ کرنے والے افسروں کا محاسبہ کیا جائے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے اس وقت اصل کام سیلاب سے متاثرہ افراد کی بحالی ہے۔ "پاکستان بچاؤ تحریک" کے حوالے سے جو ریلی 5 ستمبر کو ہونے والی تھی اس کی تاریخ آگے کی جا سکتی ہے۔

○ امریکہ نے کہا ہے جنوبی ایشیا میں پائیدار امن کی بحالی کے لئے ہم مسئلہ کشمیر حل کرانا چاہتے ہیں۔ سی ٹی بی ٹی کی راہ میں صرف مسئلہ کشمیر حائل نہیں دوسری رکاوٹیں بھی ہیں۔ کشمیر متنازعہ علاقہ ہے۔

○ راولپنڈی کے حبیب بینک اٹک آئل کمپنی مورگاہ میں ایک ڈاکے میں 6 مسلح ڈاکو 41 لاکھ روپے لوٹ کر فرار ہو گئے۔ لودھراں میں تین ڈاکے ڈالے گئے۔ ایک کانسٹیبل اور گن مین کو قتل کر کے بینک لوٹ لیا گیا۔ وہاڑی میں ڈاکوؤں نے آئل کمپنی اور بس لوٹ لی۔

○ مسلم لیگ (ن) نے عبوری حکومت کے قیام کے لئے قاضی حسین احمد کا 8 نکاتی فارمولا مسترد کر دیا ہے۔

برائے فروخت
مکان پانچ مرلے - چار کمرے - برآمدہ - پانی - بجلی اور سوئی گیس موجود (واقع دارالعلوم وسطی ربوہ) رابطہ کیلئے :-
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
فون: 212399 گھر : 211399

اعلان
سکول کے تمام طلباء' اساتذہ اور والدین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کریسنٹ گرامر ہائی سکول میں گرمیوں کی تعطیلات کے بعد یکم ستمبر سے دوبارہ کلاسز کا آغاز ہو رہا ہے۔
نوٹ : ہر کلاس میں محدود نشستیں خالی ہیں۔ داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا
پرنسپل
کریسنٹ گرامر ہائی سکول فیکٹری ایریا دارالفتوح ربوہ
فون : 211477 211041

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد | طارق مارکیٹ
4-30 تا 8-30 شام | اقصیٰ چوک ربوہ

جدید اور روایتی زیورات تیار کرائیں
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون : 213100

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح کے ہر محلہ میں
پلاٹ - مکان - زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس 212764 گھر : 211379

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ - کامیاب علاج
زد جام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض' پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534